رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳	مورخہ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۲۰ء	پنجشنبہ	مطابق ۲۸ر شوال سنہ ۱۳۳۸ ہجری	جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں ٭

۱۲ر جولائی کو کسی قدر بارش ہوئی جس سے تپش میں کمی واقع ہو گئی ہے ٭

نور ہسپتال کا انتظام زیر نگرانی جناب میر محمد اسحق صاحب قابل تعریف ہے۔ بیرونجات کے بہت سے مریض زیر علاج ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت ہسپتال کو اور زیادہ وسیع کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ کرے تاکہ عدم گنجایش کی وجہ سے جو مریض داخل نہیں ہو سکتے اُن کا بھی علاج ہو سکے ٭

اخبار احمدیہ

کمانڈر انچیف ریاست نابھہ کی بیعت

جناب خان محمد اوصاف علی خان صاحب سی۔ آئی۔ ای کمانڈر انچیف نابھہ اسٹیٹ جو کہ مالیر کوٹلہ کے افغان خاندان کے معزز اور تعلیم یافتہ رکن اور ریاست نابھہ میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے محض فضل اور اسکی تائید سے حضرت خلیفۃ ثانی کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عنایت فرمائے۔ اور بہت سے لوگوں کیلئے موجب ہدایت کرے۔

آمین۔

علیگڈھ کالج کے ایک لائق اور قابل پروفیسر صاحب حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں

جناب قاضی محمد شفیق صاحب فاروقی احمدی ایم۔ اے پروفیسر آف ایکانومکس ایم۔ اے۔ او کالج علی گڈھ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

" اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کی پیشگوئی کیسی صاف طور سے ہر روز پوری ہوتی ہے۔ آج حضور کی خدمت میں ایک طالب حق کی بیعت ارسال کی جاتی ہے۔ جو مدت سے مایوس اور ناامیدی میں سرگرداں تھے۔ اور دہریت کے پنجے میں گرفتار تھے۔ لیکن آج خدا کے فضل و کرم سے اسلام کے اصلی چشمے سے سیراب ہونیکی خاطر دائرہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

آپ کا اسم شریف فیاض بہادر خان صاحب ہے۔ آپنے میور سنٹرل کالج الہ آباد میں تعلیم پائی ہے۔ اور وہیں سے آپنے اعلیٰ ایم ایس سی کا امتحان [illegible] میں پاس کیا ہے۔ چونکہ آپ قابل ترین طالب علموں میں سے تھے۔ اسلئے امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کالج شاہجہان پور میں بعہدہ پروفیسری لے لئے گئے آجکل آپ ایم اے۔ او کالج علی گڑھ میں اعزازی طور سے پروفیسری کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کا تعلق ایک نہایت اعلیٰ اور شریف خاندان سے ہے۔ آپ کے دل میں اسلام کے لئے ایک سچی تڑپ ہے۔ اور اُمید ہے کہ آپ اسلام کے لئے ایک بہت مفید رکن ثابت ہونگے۔

اسی خط کے ساتھ حضور کی خدمت میں پروفیسر صاحب موصوف کی بیعت کا خط بھی ارسال ہے۔ اور حضور سے استدعا ہے۔ کہ آپ اس نواحمدی کی استقامت ایمان کے لئے اور روحانی و دینی ترقی کے لئے دعا فرمائینگے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے وعدہ فرمایا ہے کہ "میں احمدی کیوں بنا؟" پر مسلسل مضامین تحریر فرمائینگے۔ فقط۔

جناب پروفیسر صاحب کا خط حسب ذیل ہے:۔

میں نے شرائط بیعت کا بغور مطالعہ کر لیا ہے۔ اور انکو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ میں ہمیشہ ان پر خدا کے فضل سے قائم رہنے کی کوشش کرونگا۔ میں حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں۔ اور ان کے تمام دعاوی کو سچا مانتا ہوں۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ میری بیعت قبول فرمائینگے اور میرے حق میں استقامت کیواسطے دعا فرمائینگے۔

آپکا تابعدار فیاض بہادر خان۔

اعلیٰ امتحانات میں پاس ہونیوالے احمدی — آخری اعلان کے بعد مندرجہ ذیل احباب کے مختلف امتحانات میں کامیاب ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

(۱) قاضی محمد لطیف صاحب جو ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسری کے پوتے ہیں۔ آگرہ میڈیکل سکول سے سب اسسٹنٹ سرجن میں اعلیٰ درجہ پر پاس ہوئے۔ اور آپ کو انعام اور ایک تمغہ ملا۔ پاس ہوتے ہی آپ کا تعین جے پور میں ہو گیا۔

(۲) فضل احمد صاحب گجراتی اور چودہری نذیر محمد صاحب بی۔ اے آنرس میں کامیاب ہوئے۔

مبلغ کی آمد — جناب مولوی حافظ ابو عبید اللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی شرقپور کے علاقہ شاہ مسکین وغیرہ میں تبلیغ کرنے کے بعد دارالامان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ولادت — جناب حامد حسین خان صاحب میرٹھی کے ہاں ۳ جولائی کو لڑکا پیدا ہوا۔ احباب مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا — میری ہمشیرہ بیمار ہے اور بھانجی کو دیوانے کتے نے کاٹ لیا۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں۔ خاکسار عزیز الدین خان۔ جہانگیپوری۔

(۲) میاں اللہ دتا اور ان کا بھتیجا کمند پوری بیمار ہیں ان کیلئے دعا کیجائے۔

درخواست نماز جنازہ — جناب مولوی عمر الدین صاحب احمدی شملوی کی اہلیہ صاحبہ جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور نہایت مخلص اور تہجد گذار احمدی تھیں۔ ۲۸ جون کو مردہ بچہ کے باعث وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (۲) محمد اشرف صاحب کالا کا بشیر احمد بعمر خوردسال فوت ہو گیا۔ انا للہ۔ احباب مرنے والوں کا جنازہ غائب پڑھیں۔

مسٹر پرسیول لینڈن مشہور جرنلسٹ کے مضمون

اسلام بمقابلہ تہذیب

کا

جواب

جو کہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نے نہایت مدلل اور پُر زور تحریر فرمایا ہے انگریزی میں چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ اسکی ایک خاصی تعداد ولایت اور امریکہ میں مدبرین اور پارلیمنٹ کے ممبروں کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔ احباب

دفتر تالیف و اشاعت قادیان

سے منگوا کر اس سے مستفید ہوں۔

جماعت احمدیہ کے گریجوایٹ توجہ کریں

پنجاب کی نئی اصلاح شدہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک ممبر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ہوگا۔ جس کا انتخاب پنجاب یونیورسٹی کے ایسے گریجوایٹوں کی رائے سے ہوگا۔ جن کو ڈگری حاصل کئے کم از کم سات سال ہو گئے ہوں۔ یعنی انہوں نے سنہ ۱۹۱۳ء یا اس سے قبل ڈگری حاصل کی ہو۔ مگر رائے دینے کے قابل بننے کے واسطے ایسے گریجوایٹوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ۵ ستمبر ماہ حال سے قبل رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور کے دفتر میں ان کا نام ولدیت۔ سکونت۔ پتہ و نام ڈگری و نام کالج (پرائیویٹ پاس کرنیوالے اس کا نوٹ کر دیں) وسال حصول ڈگری بغرض اندراج رجسٹر پہنچ جاوے۔ اس کیواسطے مطبوعہ فارمیں دفتر اُمور عامہ سے مل سکتی ہیں۔ پس ایسے تمام احمدی گریجوایٹ بہت جلد ہمارے دفتر سے فارمیں منگوا کر اور انکو پُر کر کے ہمارے پاس بھجوا دیں۔ تاکہ ہم تاریخ مقررہ سے پہلے پہلے دفتر رجسٹرار لاہور میں بھجوا سکیں۔ جس کی درخواست تاریخ مقررہ تک دفتر رجسٹرار لاہور میں نہ پہنچیگی۔ وہ رائے دینے کا حقدار نہ ہوگا نیز یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت کے تمام گریجوایٹ صرف ایک امیدوار کے حق میں رائے دینگے۔ جن کے نام سے انکو بعد میں اطلاع دیجاویگی۔ پس کوئی صاحب کسی امیدوار سے رائے دینے کا بطور خود وعدہ نہ کریں۔ جب تک کہ یہاں سے اسکے متعلق ہدایت جاری نہ ہو۔ فی الحال صرف نام رجسٹر کرانے کا سوال ہے رائے دینے کا سوال بعد میں ہوگا۔ مگر تمام کارروائی بہت جلد ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان۔

امریکہ میں احمدیت

جناب مفتی صاحب کی تازہ چٹھی

اکتیس نومسلموں کی فہرست

آج (۱۲۔ جولائی) اسوقت جبکہ اخبار کی آخری کاپی تیار ہو چکی تھی امریکہ سے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جسمیں انہوں نے ۳۱۔ نومسلموں کی فہرست بھیجی ہے۔ جو انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں درج کی جائیگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

احمدی لڑکی کا غیر احمدی سے نکاح کرنا حرام ہے

چونکہ خدا کے فضل و کرم سے ہماری جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور اس میں نئے نئے لوگ داخل ہو رہے ہیں اسلئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ بیاہ شادی (جس سے ہر طبقہ اور ہر حیثیت کے لوگوں کو واسطہ پڑتا رہتا ہے) کے متعلق وہ تعلیم پیش کیجائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کیلئے ضروری اور لازمی قرار دی ہے۔ تاکہ ان تعلقات کے قائم کرنے میں کسی کا قدم ناواقفیت کی وجہ سے جادہ ثواب سے نہ ہٹ جائے۔ یا واقف ہوتے ہوئے اسے معمولی بات سمجھ کر سخت گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب نزول المسیح کے صفحہ ۲۵ پر "متکبر" کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"وہ جو خدا کے ماموراور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے"۔ پھر آپ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲۷ پر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اسمیں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤگے پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اسلئے آسمان پر اسکی عزت نہیں"۔ اس مضمون سے قبل فرماتے ہیں:۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہو"۔

اور کشتی نوح کے صـ۱۷-۱۸ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

ان حوالجات کا صاف اور بین مطلب یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی اتباع اور آپکے ارشادات کی تعمیل اور آپکے قدم سے الگ ہو کر کسی اور رستہ پر چلنا خدا کے الزام کے نیچے آتا ہے۔ اور ہر ایک شخص جو ہر ایک دینی معاملہ میں آپ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ یا ضرورت نہیں سمجھتا کہ آپکے فیصلہ کی طرف متوجہ ہو وہ متکبر ہے۔ مغرور ہے۔ اور قریب ہے۔ کہ اسکے اعمال ضائع ہو جائیں۔ اور اسکو علم بھی نہ ہو۔ اور پھر جو شخص بیعت کرتے وقت اقرار کرتا ہے۔ کہ میں مسیح موعود کی پیروی کروں گا۔ مگر وہ تمام پہلوؤں میں نہیں۔ کسی ایک پہلو میں ہی قولاً یا فعلاً مخالفت کرتا ہے۔ تو وہ آپ کی جماعت سے نہیں۔ کیونکہ ایسا شخص ازراہ تکبر مسیح موعود کی ان باتوں کو جو آپنے خدا سے پاکر مخلوق کو بتائیں۔ حقیر جانتا ہے۔ مسیح موعود نے جو کچھ فرمایا وہ نور ہے ہدایت ہے۔ اور آپ جن باتوں کے کرنے کا حکم دیتے اور جن سے منع فرماتے تھے۔ وہ خدائی ارشادات و تفہیمات کے ماتحت تھیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:۔

"کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو ان باتوں کو نہیں مانتا۔ جو خدا کے منہ سے نکلیں۔ اور میں نے بیان کیں"۔ (کشتی نوح صـ۱۲)

اسوقت ہم حضرت مسیح موعود کے جس ارشاد کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ احمدی لڑکیوں کے نکاح کے متعلق ہے۔ اگرچہ اسوقت کوئی خاص معاملہ اسکے متعلق درپیش نہیں۔ مگر شادی بیاہ کے متعلق جو دقتیں ہماری جماعت کو ہمیشہ درپیش رہتی ہیں۔ ان پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ یہ ساری شامت اس لئے ہے۔ کہ لوگ ابھی تک اس بارے میں بہت کمزوری دکھلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکے نہیں لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں۔ مگر ہم ذاتی واقفیت کی بناء پر کہتے ہیں۔ کہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ لڑکے بہت ہیں۔ مگر ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔

لڑکی والے اپنی رسوم کو دیکھتے ہیں۔ رسوم نہیں تو تمول اور نسب کو دیکھتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں کہ ہماری منشاء کا احمدیوں میں کوئی لڑکا نہیں۔ اگر کوئی اسوجہ سے اپنی لڑکی کو بٹھلائے رکھتا ہے۔ یا اس قسم کے بہانوں کی آڑ میں غیر احمدیوں میں بیاہ دیتا ہے۔ کہ لڑکی احمدی نہ تھی۔ تو اس کا الزام بھی اسی پر آتا ہے۔ کہ کیوں اس نے اپنی لڑکی کو احمدی نہ بنایا اگر لوگ غور کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ جس فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ سخت قابل نفرت ہے۔ غیر احمدیوں کا احمدیوں کے ساتھ جو سلوک ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور غیر احمدی علماء کے فتووں سے مبرہن ہے۔ پھر قطع نظر مذہبی سوال کے ہم نہیں سمجھتے۔ کہ ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جاکر کس طرح اچھی طرح زندگی بسر کر سکتی ہے۔ اس قسم کے ایک نہیں دو نہیں۔ کئی واقعات ہو چکے ہیں کہ احمدی لڑکیوں کی زندگی غیر احمدی گھروں میں جاکر نہایت تلخ ہو گئی۔ اور انپر نہایت سخت تکالیف اور مصائب آپڑیں۔ جن کا باعث وہ ناعاقبت اندیش والدین ہوئے ہیں۔ جنھوں نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے علیحدہ ہو کر ایک طرف تو اپنی اولاد کو زندہ درگور کر دیا۔ اور دوسری طرف اپنی عاقبت خراب کر لی۔

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود ؑ کے وہ احکام درج کرتے ہیں۔ جو آپ نے احمدی لڑکی کی غیر احمدی کے ساتھ شادی کرنے کے خلاف فرمائے۔ اور جنپر عمل کرنا ہر ایک احمدی کے لئے نہ صرف خدا تعالےٰ کے روبرو سرخرو ہونے کا موجب ہے۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی ظلم و ستم تکالیف و مصائب سے بچانے کا باعث ہے۔ حضرت مسیح موعود ؑ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب کئی لاکھ تک اس کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ اسلئے قرین مصلحت معلوم ہوا۔ کہ ان کے باہمی اتحاد بڑھانے کے لئے اور نیز ان کے اہل اقارب کے بداثر اور بدنتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں

کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت کے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں۔ جب تک وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہ ہوں۔ اور اب یہ کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔ مال میں۔ دولت میں۔ علم میں۔ فضیلت میں خاندان میں۔ پرہیزگاری میں۔ خدا ترسی میں۔ سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں۔ کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے ہیں۔ یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے تابع ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہو گا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے۔"

(فتاوی احمدیہ جلد دوم صفحہ ۷)

اس تحریر میں حضرت اقدس نے وضاحت اور صراحت کے ساتھ بتا دیا ہے۔ کہ غیر احمدیوں سے جو یا تو خود مکفر و مکذب و بدگو ہیں۔ یا خود تو نہیں۔ مگر ایسے مولویوں کے زیر اثر ہیں۔ اور اگر زیر اثر نہیں۔ تو کم از کم ان سے علیحدہ بھی نہیں ایسوں کے ہاں احمدیوں کا اپنی لڑکیاں بیاہنا بالکل ناجائز ہے۔ اور جو ایسا کرتا ہے وہ احمدی جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں ہے۔ ایسے صاف اور صریح حکم کی خلاف ورزی کرنیوالے کو سوچ لینا چاہیئے۔ کہ وہ کیسا خطرناک فعل کرتا ہے بعض لوگ اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی دوسری قوم میں رشتہ دینا معیوب سمجھتے ہیں۔ اور صرف اپنی برادری اور قومیت کی وجہ سے غیر احمدیوں میں رشتہ کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو حضرت مسیح موعود کے حسب ذیل الفاظ غور سے پڑھنے چاہئیں

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ بات دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے۔ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں۔ جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔"

(فتاوی احمدیہ جلد دوم صفحہ ۸)

حضرت مسیح موعود کے ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمیں رشتہ ناطہ میں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرز عمل کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تشریح اور توضیح فرمائی ہے اس سے بھی ناظرین کو آگاہ کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک سالانہ جلسہ پر رشتہ ناطہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ اور علاوہ اسکے کہ وہ نکاح جائز ہی نہیں۔ لڑکیاں چونکہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں۔ اور ان کی تربیت اعلیٰ پیمانہ پر نہیں ہوئی ہوتی۔ اس لئے وہ جس گھرانے میں بیاہی جاتی ہیں۔ اسی کے خیالات و اعتقادات کو اختیار کر لیتی ہیں۔ اور اگر وہ پختہ رہیں۔ تو میاں بیوی میں ہمیشہ جنگ رہتی ہے۔ کیونکہ اختلاف عقاید اس محبت کو تباہ کر دیتا ہے۔ جو میاں اور بیوی میں ہونی چاہیئے۔ اور اس طرح ان کے دل کا چین اور آرام جاتا رہتا ہے۔ بعض لوگ حضرت مسیح موعود کے حکم کو پورا کرنے کے لئے یوں کر لیتے ہیں۔ کہ جس لڑکے سے اپنی لڑکی کا نکاح منظور ہوتا ہے۔ اسکی نسبت مشہور کر دیتے ہیں کہ وہ تو احمدی ہی ہے یا یہ کہ وہ تو احمدی ہو چکا ہے۔ لیکن بیعت کرنی باقی ہے۔ بس قادیان جا کر بیعت کریگا۔ بعض اُسے کہہ کہلا کر بیعت کا خط بھی لکھوا دیتے ہیں یا وہ قادیان آ کر بیعت بھی کر لیتا ہے"

"ایسے نکاح بھی کبھی سکھ کا باعث نہیں ہوتے کیونکہ انہیں نیت درست نہیں ہوتی۔ اور جو شخص نکاح کی خاطر سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ نہ تو خدا تعالیٰ کو اسکی ضرورت ہے اور نہ وہ اپنی بیعت پر قائم ہی رہتا ہے۔ اور نہ اپنے چال چلن کی اصلاح کرتا ہے۔ اور اگر بیعت پر قائم بھی رہے۔ تو احمدیوں کے لئے ابتلاء کا موجب ہوتا ہے۔ ایسے واقعات کئی ہوئے ہیں۔"

اسکے بعد چند واقعات کا تمثیلاً ذکر کر کے بتایا:۔

"غیر احمدیوں کو لڑکی دینے والے کبھی سکھ اور آرام نہیں پا سکتے۔ بلکہ اس طرح وہ اپنی لڑکی کے دین کو خراب کر دیتے ہیں جس کا وبال ضرور انہیں پر ہو گا۔ اور خود دکھ اور تکلیف میں جلتے رہتے ہیں۔ پس جو شخص بھی دیندار ہو کر اپنی لڑکی دنیادار کو دیتا ہے۔ وہ کبھی آرام میں نہیں رہ سکتا۔ اور نہ ہی اس کی لڑکی آرام میں رہ سکتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر کوئی اپنی لڑکی کسی غریب احمدی کو بھی دیگا۔ تو لڑکی کا دین تو ضائع نہیں ہو گا۔ پھر حضرت مسیح موعود کا حکم اور اور زبردست حکم ہے۔ کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے"

"جماعت کو بہت بڑے ایثار کی ضرورت ہے۔ احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ جب کوئی متقی اور دیندار لڑکا دیکھ لیں۔ تو اگر وہ کسی قدر غریب بھی ہو۔ تو بھی اُسے لڑکی دیدیں۔ کیا رشتہ دار اپنے سے نسبتاً قریب رشتہ داروں کو لڑکیاں نہیں دیدیا کرتے؟ تو میں کہتا ہوں۔ کہ احمدیوں کا احمدیوں سے بڑھ کر اور کون رشتہ دار ہو سکتا ہے۔ یہ سب رشتوں سے بڑھ کر قریب ہے۔ پس تم پرانی رسموں کو ترک کر دو۔ اور اسبات کی کوشش کرو کہ اگر تمہیں کوئی نیک اور سعید آدمی مل جائے۔ تو قربانی کر کے بھی اُسے لڑکی دیدیا کرو۔"

(برکات خلافت صفحہ ۹۳)

اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اپنی کتاب برکات خلافت میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی

کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔
آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا۔ اور کئی قسم
کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا
کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو۔ لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو
آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے
دی۔ تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی
امامت سے ہٹا دیا۔ اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور
اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی
باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا (اب میں نے اس کی
سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے)"

میں اس بات سے خوش ہوں۔ کہ وہی پکے احمدی
ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا
حکم ماننے والے ہوں۔ پس وہ لوگ جو ایسے ہیں سن لیں کہ
حضرت مسیح موعود نے اس بات پر بہت زور دیا ہے
اسلئے اس پر ضرور عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ میں کسی کو
جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں۔ لیکن اگر کوئی
اس حکم کے خلاف کریگا۔ تو میں اس کو جماعت سے
نکال دوں گا۔ ابھی چند ماہ ہوئے (سنہ ۱۵ء میں ناقل)
ایک شخص نے غیر احمدیوں میں اپنی لڑکی دی تھی۔
میں نے اسے جماعت سے الگ کر دیا۔ بعد میں اس
نے بہت توبہ کی۔ اور معافی مانگی۔ لیکن میں نے کہا
کہ تمہارا یہ اخلاص بعد از جنگ یاد آیا ہے۔ اسلئے
برکلہ خود باید زد کے مطابق اپنے سر پر مارو۔
ہمیں دیندار لوگوں کی ضرورت ہے۔"

یہ احکامات ایسے ہیں۔ کہ ان پر کسی مزید حاشیہ نگاری کی
ضرورت نہیں۔ ہاں ہم اتنا کہدینا چاہتے ہیں کہ سیدنا
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آج سے بیس سال
قبل جو فرمایا تھا۔ کہ ہماری جماعت میں ہر قوم اور ہر طبقہ
کے لوگ داخل و شامل ہیں سچ یہ بات اسوقت کی نسبت زیادہ
وسعت کے ساتھ ہم میں پائی جاتی ہے پس اب بھی اگر ہماری نظریں
غیروں کی طرف اٹھیں۔ تو افسوس ؞

اگر لوگ غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس
امر کی پابندی میں ہی ان کے لئے خیر و برکت ہے۔ اور جو
اسکے خلاف کرتے ہیں۔ ان کے لئے اسی دنیا میں افسوس
ہوتا ہے۔ پس ہر ایک اس شخص کو جو احمدی کہلاتا ہے۔ چاہیئے
کہ غیر احمدیوں میں ہرگز اپنی لڑکی یا کسی اور عورت کی جس کا
وہ ولی ہو۔ شادی نہ کرے۔ خواہ وہ کتنے ہی قریبی رشتہ دار
کیوں نہ ہوں اور اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جسمانی رشتہ کی نسبت روحانی رشتہ
نہایت اہم اور کام آنے والی چیز ہے ؞

ہوم منسٹر ریاست کشمیر اور مسٹر ظفر علی

۹ جولائی کے زمیندار میں جناب نواب مولا بخش صاحب
ہوم منسٹر ریاست کشمیر کے خلاف ایک مراسلت درج کرتے ہوئے
مسٹر ظفر علی نے اپنے تمہیدی الفاظ میں جس تہذیب اور
شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا اندازہ حسب ذیل سطور سے
لگایا جا سکتا ہے۔ لکھا ہے:۔

"مصطلحات ادب میں "مولا بخش" سے مراد گنوار کا
لٹھ ہے۔ اگرچہ بعض مکتبوں کے ملانے بھی اپنے غبی شاگردوں
کو دھمکاتے وقت اپنے زیادہ تر ذہین و طباع تلامذہ کو یہ حکم
دیتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ لائیو تو ذرا میرا "مولا بخش" اس
لحاظ سے مولا بخش کو گنوار کا لٹھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ زیادہ
موزون طور پر اسے استاد کی قمچی کہہ سکتے ہیں۔ یا اگر مارشل لا
کا زمانہ ہو۔ تو یہی قمچی کرنیل فرینک جانسن کا درہ بنجاتی
ہے۔ لٹھ ہو یا قمچی ہو یا درہ ہو۔ مولا بخش ہر حالت میں
مولا بخش ہی ہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

پنجاب میں تو ہماری ننگی پیٹھ اور ہماری برہنہ کھوپری اس عصائے جبروتی
سے آشنا ہو چکی ہے۔ اور اس سرزمین کا آسمان صدہا مولا بخشی
نیرنگیاں ہمیں دکھا چکا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب نے سارے
ہندوستان کا کفارہ ادا کر دیا۔ لیکن ع

پڑیں پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے۔

زمین بدل جائے تو بدل جائے آسمان اب بھی وہی ہے۔
کم از کم کشمیر کا آسمان تو وہی ہے۔ جس کی شکایت کبھی یونان
نے کی تھی۔ کبھی عجم کرتا تھا۔ اور آج ہندوستان کر رہا ہے۔
اور بوستان کشمیر کی بد قسمتی پر تو جناب "مولا بخش" ہی مو
ہیں۔ اور جیسا کہ سرینگر کے متعدد مراسلہ نگاروں کی اطلاعات سے
معلوم ہوتا ہے آپ اپنے لغوی و معنوی ہمنام کی لاج اچھی طرح
رکھ رہے ہیں"۔

اس امر سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ جناب نواب مولا بخش صاحب کے
خلاف جو "اطلاعات" مسٹر ظفر علی کو پہنچی ہیں وہ درست ہیں یا غلط دیکھنا
یہ ہے کہ تہذیب اور شرافت ایک بہت بڑی ریاست کے اتنے بڑے
ذمہ دار حاکم کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرنے کی کہاں تک
اجازت دیتی ہے۔ ان الفاظ میں جناب نواب مولا بخش صاحب کے
خلاف کوئی دلیل نہیں دی گئی۔ کوئی ثبوت نہیں پیش کیا گیا کوئی شہادت
نہیں درج کی گئی۔ اگر کچھ کیا گیا ہے۔ تو صرف یہ کہ متانت
اور ثقاہت سے گرے ہوئے طریق سے ایک ایسے شخص
کی ذات پر حملے کئے گئے ہیں۔ جو ایک مدت تک گورنمنٹ ہند
کے معزز اور ذمہ دار عہدوں پر نیک نامی اور خوش اسلوبی
سے کام کر چکا ہے۔ اور جو اس وقت ایک وسیع ریاست
کے نہایت ممتاز عہدہ پر سرفراز ہے ؞

ہم یہ نہیں کہتے کہ نواب مولا بخش صاحب فرشتہ ہیں
ان میں کوئی کمزوری نہ ہوگی۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ وہ الزام
جو انکی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اگر درست بھی ہے تو بھی یہ
شرافت نہیں ہے کہ اس طرح ان سے ہنسی کی جائے۔ اور انکے نام
پر پھبتیاں اڑائی جاویں۔

کیا ہم امید رکھیں کہ سنجیدہ اور متین اصحاب مسٹر ظفر علی کی اس
سخت بے جا حرکت پر نفرت کا اظہار کر کے اس خطرہ کا سد باب
کر دینگے۔ کہ کل اسی طرح وہ کسی اور کے سر نہ ہو جائیں۔
سر سید علی امام کے متعلق سخت ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے
کے بعد یہ دوسرا وار ہے۔ جو انہوں نے چند ہی دن میں
کیا ہے۔ اگر ایسا کیا گیا تو ہم سمجھیں گے کہ ابھی ایسے لوگ
باقی ہیں جو تہذیب اور شرافت کی قدر جانتے ہیں ورنہ کہا
جائیگا۔ کہ وہ وقت آگیا ہے۔ جبکہ شریفوں کی پگڑیاں
اچھالنے اور معززین کو ذلیل کرنیوالے لوگوں کا دور دورہ
ہے۔ اور کسی میں اتنی بھی جرات نہیں ہے کہ ایسے
لوگوں کو تنبیہ کر سکے۔ یہ مسلمانوں کی تباہی اور بربادی
کی علامتوں میں سے ایک اور علامت ہو گی کیونکہ جس قوم
میں سے شرافت مٹ جاتی ہے۔ وہ قوم کبھی دنیا میں عزت
اور اقتدار نہیں ہو سکتی ؞

مسیحیت کی اصلاح کرو

برٹش یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے سامنے ایکسٹر ہال میں تقریر کرتے ہوئے بشپ گور نے کہا

"اب موجودہ مسیحی چرچ کے خلاف ایک وسیع پیمانہ پر پھیلی ہوئی بغاوت رونما ہے اور مزدوری پیشہ جماعت کو گرجا کے خلاف جو شکایات ہیں وہ نہایت ضروری اور ناقابل جواب ہیں ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے اصول کو نئی ترتیب دیں میں تمدنی یا سیاسی ضروریات کا ذکر نہیں کرتا بلکہ کہتا ہوں کہ ہمیں مسیحیت کے ارکان پر غور کرنے کی ضرورت ہے"۔ بشپ گور نے یہ بھی کہا کہ "ہر خیال و فرقہ کے عیسائی بڑی تبدیلی کیلئے تیار ہیں" یہ تبدیلی کیا ہو گی اور کیسی ہو گی اور اصلاح شدہ مسیحیت کا کیا نام ہوگا؟ اس کا جواب قرآن پاک کی زبان میں ان الدین عند اللہ الاسلام ہے۔

عیسائیت مرچکی ہے

ڈیلی ہیرلڈ میں ایک مسیحی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ گیا سنہ ۱۹۲۰ء میں مسیحیت سے بڑھکر کوئی اور مردہ چیز نہیں ہے جب ہم اپنے خالی گرجوں اور خالی عبادتگاہوں پر نظر ڈالتے ہیں اور رسم پرست نام کے عیسائیوں کے ہجوم کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھتے ہیں تو ہمیں مسیحیت لاوارث نظر آتی ہے ہم جنگ عظیم کے مہیب نظارے کو مشاہدہ کرتے ہیں کیونکہ نہ ہی دم کا گرجا اور نہ ہی کوئی اور گرجا ہماری جان کنی کی گھڑیوں میں ہمارے لئے کچھ مدد کا علاج ہو سکا اور نہ ہی کسی سے یہ ہو سکا کہ اس جنگ کی میعاد کو ایک ساعت کیلئے کم کرا دے لاریب مسیحیت مردہ ہے گرجوں کی مسیحیت مردہ ہے اور یہ اسلئے مردہ ہے کہ یہ مسیحیت نہیں اس کا نام مسیحیت نہیں کہ ...

خنزیر فروشی اور غیراحمدی

غیراحمدی علماء کا مذہب ہے۔ کہ مسیح ناصری ابتک زندہ ہیں اور آسمان پر فروکش۔ جب وہ دنیا میں آئینگے۔ تو ان کا سب سے بڑا کام یہ ہوگا۔ کہ سوروں کے پیچھے دوڑے دوڑے پھرینگے اور جہاں سور نظر آئیگا اس کو مار ڈالینگے۔ گویا خنزیر کشی ایک ایسا فعل ہے۔ جس کے سرانجام دینے کیلئے ایک اولوالعزم نبی کی خدمات حاصل کرنے کی خدا تعالیٰ کو ضرورت پڑیگی۔ پس جب یہ ایک ایسا کام ہے۔ تو غلام محمد صاحب جنہوں نے بقول زمیندار سوروں کا گوشت انگریزوں کیلئے فراہم کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے۔ ان پر لعنت ملامت کرنے کا مسٹر ظفر علی کو کیا حق ہے۔ کیا یہ تعجب نہیں کہ مسٹر ظفر علی اور ان کے ہم نوا مولوی صاحبان ایک نبی کیلئے تو یہ جائز رکھیں۔ کہ وہ سور مارتا پھریگا۔ مگر جب ان کا ایک بھائی اسی کام کو ہاتھ میں لے تو الٹا اس پر ناراض ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ غیراحمدیوں کے اصول کے مطابق یہ کوئی جرم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ غریب خود تو نہیں کھاتا۔ بلکہ عیسائیوں کو کھلاتا ہے۔ اور اگر اس نے کچھ نفع بھی حاصل کر لیا۔ تو کیا ہوا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ اس طرح سور کم ہوں گے اور جناب مسیح کا سوروں کے قتل کرنے کا کام کسقدر ہلکا ہو جائیگا کیا جب بقول غیراحمدی اصحاب حضرت مسیح آسمان سے نازل ہو کر سوروں کو قتل کرینگے۔ تو عیسائی صاحبان اپنے خداوند مسیح کے کئے ہوئے شکار کو یونہی رایگاں جانے دینگے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اسے تبرک سمجھکر بڑی خوشی سے کھائینگے۔ جیسا کہ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک عیسائی ٹریکٹ میں جسکا نام "نزول مسیح" ہے۔ اس امر کے متعلق لکھا گیا تھا۔ کہ

"اگر مسیح نے سوروں کو قتل کیا۔ تو سور کھانے والوں کی
اور بھی بن آئیگی۔ ایک تو سور مفت کا پھر وہ بھی مسیح کے
ہاتھ کا مارا ہوا۔ نور علیٰ نور۔ ہم خرما ہم ثواب گئے!"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ عیسائی بڑے شوق سے اسوقت کے منتظر ہیں۔ جبکہ بخیال غیراحمدی اصحاب حضرت مسیح آکر سوروں کو قتل کریں گے۔ پس ہم پوچھتے ہیں۔ ایک ایسا شخص جو سوروں کو مار کر عیسائیوں کو کھلاتا ہے۔ اس کے اس فعل میں اور حضرت مسیح کے سوروں کے قتل کر کے عیسائیوں کے کھلانے میں سوائے اس کے اور کیا فرق ہے۔ کہ وہ شخص اپنی محنت اور مشقت کا معاوضہ وصول کرتا ہے لیکن حضرت مسیح یہ کام مفت کرینگے۔ اور یہ کوئی ایسا فرق نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح جو اتنا لمبا عرصہ بغیر کھانے پینے کے آسمان پر زندہ رہ سکتے ہیں۔ انہیں فکر معاش کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے لیکن دوسرے شخص کو اس کی ضرورت ہے۔ اسلئے وہ حق الخدمت وصول کرتا ہے۔

ہم مانتے ہیں۔ کہ یہ فعل شریعت اسلام کے رو سے ناجائز ہے لیکن وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے ایک نبی حضرت مسیح کی طرف اس فعل کو منسوب کرتے اور ان کے آنے کی ایک بہت بڑی غرض یہی قرار دیتے ہیں۔ انہیں حق نہیں ہے۔ کہ اس کام میں حضرت مسیح کا ہاتھ بٹانے والے پر لعن طعن کریں۔

چاہئے کہ سمجھدار اصحاب حضرت مسیح کے سوروں کے قتل کرنے اور اسی قسم کے دوسرے مضحکہ خیز خیالات کو ترک کردیں ۔

"افغانستان میں مذہبی آزادی" اور مولوی ثناء اللہ

اس عنوان سے مولوی ثناء اللہ کا ایک مضمون روزنامہ اخبار وکیل کی اشاعت مورخہ ۳۔ جولائی میں شایع ہوا ہے جس میں اس امر پر خاص زور دیا گیا ہے۔ کہ چونکہ قرآن کریم میں لا اکراہ فی الدین آیا ہے۔ اس لئے افغانستان میں بھی ہر شخص کو مذہبی آزادی ملنی چاہیئے۔ اور ہندوؤں کو مذہبی آزادی ملنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"سوال یہ ہے۔ کہ غیرمسلموں کو تو اجازت ہے۔ مگر اسلامی فرقوں کو بھی خاص مذہبی آزادی ہے یا نہیں۔ ہمیں اعلیٰ حضرت امیر صاحب جیسے بیدار مغز فرمانروا سے یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ جس صورت میں انہوں نے غیرمسلموں کو کامل آزادی دے رکھی ہے۔ اسلامی فرقوں کو بطریق اولیٰ پوری آزادی ہوگی۔ ورنہ اسلامی فرقے بزبان حال بلکہ بزبان قال بھی کہتے ہوں گے۔

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو ادھر بھی

یہ بالکل بجا۔ لیکن ہم یہ پوچھتے ہیں کہ وہ مولوی ثناء اللہ جو آئے دن احمدیوں کے خلاف محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے عوام الناس کو اشتعال دلاتے بائیکاٹ کرنے کے ریزولیشن پاس کرتے اور تمدنی اور معاشرتی تعلقات قطع کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ وہ کس منہ سے "اسلامی فرقوں کی کامل آزادی" کے خواہاں ہو سکتے ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ ہندوستانیوں کو گورنمنٹ انگریزی نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ان کی ہمارے متعلق بھی کوشش ہوتی ہے۔ کہ ہمارے راستہ میں روکاوٹیں ڈالیں ہمیں تکلیف پہنچانے میں کمی نہ کریں۔ اور پھر اس پر وہ فخر کرتے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ ایام میں جب امرتسری ملانوں اور ان کے اتباع نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر میں روکاوٹ ڈالنے کیلئے شور و شر مچایا۔ گالیاں نکالیں اور پتھر پھینکے تو ان خلاف انسانیت حرکات پر مولوی ثناء اللہ نے فخریہ لہجہ میں لکھا کہ

"قدرت نے دکھا دیا۔ کہ مسلمانان امرتسر گو تعمیل مذہب میں کمزور ہیں۔ لیکن قادیانی مدافعت کیلئے کافی طاقت رکھتے ہیں"

پس مولوی ثناء اللہ کے طرز عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان کے نزدیک مذہبی آزادی کیا ہے؟ جس کا مطالبہ وہ امیر افغانستان سے کرتے ہیں +

ان کے قول اور فعل کی اس دو رنگی کو دیکھ کر وکیل میں ان کے متعلق یہ لکھا گیا ہے۔ کہ

"امید ہے۔ کہ مولانا مذہبی آزادی کی جامع مانع تعریف کریں گے۔ تا ہم سمجھیں کہ وہ کس قسم کی آزادی کے خواہاں ہیں۔ . . . . .
کیا مولانا ممدوح پسند کرتے ہیں کہ اہل حدیث ہی آزاد ہوں اور ... آزاد ہوں"

غالباً مولوی ثناء اللہ کے نزدیک مذہبی

خطبۂ جمعہ

مایوسی کے بدنتائج

تعلق باللہ کے ابتدائی مدارج

از امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ

فرمودہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مایوسی کا نتیجہ ترک عمل ہے

میں نے پچھلے جمعہ میں بتایا تھا کہ مایوسی سے انسان کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اور مایوسی ایک خطرناک چیز ہے۔ اُسکے بُرے نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے شک اور وہم پیدا ہوتا ہے۔ آج بھی میں جس مضمون کے متعلق بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ بھی مایوسی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کیا ہے وہ ترک عمل ہے۔ کام چھوڑنا۔ ہمت ہارنا مایوسی سے ہی ہوتا ہے۔ کئی کمزوریاں اور کمیاں ہوتی ہیں۔ دینی دنیوی اخلاقی۔ روحانی۔ مگر ان کا اکثر باعث اور خطرناک نتیجہ پیدا کرنے والی ناامیدی اور مایوسی ہوتی ہے۔ جب انسان ناامید ہو جاتا ہے۔ تو وہ سوال کرتا ہے۔ کہ جب اسکے کامیاب ہونے کی صورت ہی نہیں۔ تو پھر ایسے کام جاری رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے وقت میں اس کا دل صاف طور پر جواب دیدیتا ہے۔ کہ جب میرے لئے امید ہی نہیں تو پھر کام جاری رکھنا لاحاصل ہے۔ اگر کامیابی کا شائبہ بھی ہوتا ہے۔ تو ایک انسان کام کرنا ترک نہیں کرتا۔ کوئی نہیں جو یہ کوشش کرے۔ کہ خدا بنجاؤں یا ملک بنجاؤں۔ یا میں آسمان پر اسی زندگی میں چڑھ جاؤں کیونکہ انسان سمجھتا ہے۔ کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ اس کے متعلق کوشش بھی نہیں کرتا۔ مایوسی اسی کا نام ہے۔ کہ انسان سمجھ لے کہ فلاں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ مایوسی اور کسی کام کو ناممکن سمجھنے میں کچھ فرق ہے۔ مایوسی اس امر کے متعلق کہتے ہیں۔ جو ایک شخص کو اپنی ذات کے متعلق ہو۔ ایک شخص جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ فتح دنیا میں لوگ حاصل کرتے ہیں۔ مگر وہ خیال کرتا ہے۔ کہ باوجودیکہ فتح لوگوں کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ میرے لئے فتح ناممکن ہے۔ یہ خیال اس کا مایوسی ہے۔ لیکن ایک ناممکن سب جہان سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ ہر شخص خواہ وہ کوئی ہو۔ اس کے متعلق بلا استثنا و بر قاعدہ ہو کہ وہ نہیں کر سکتا۔ گو بعض چیزیں غلطی سے ناممکن خیال کیجاتی ہیں اور بعض واقعہ میں ناممکن ہوتی ہیں۔ اور بہت سے کسی چیز کی تعریف نہ سمجھنے کی وجہ سے کسی چیز کے ملنے یا نہ ملنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

ہر چیز کے مدارج

لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کے مدارج رکھے گئے ہیں۔ اور ہر آخری حد تک پہنچنے کے لئے پہلے ابتدائی مدارج میں سے گذرنا اور ان کا طے کرنا ضروری ہے۔ اور پہلے تعریف معلوم ہونی ضروری ہے۔ مثلاً علم کی تعریف جب تک نہ معلوم ہو۔ تو علم میں ترقی ہونا ناممکن ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ایم اے کی کتب ہی علم ہیں۔ بی اے علم نہیں۔ یا بی اے علم ہے۔ ایف اے علم نہیں یا ایف اے علم ہے۔ انٹرنس علم نہیں۔ اسی طرح ابتدائی قاعدے کے متعلق جو سمجھتا ہے کہ وہ علم نہیں۔ تو ایسا آدمی جو قاعدہ کو علم نہیں سمجھتا۔ بلکہ ایم اے یا بی اے یا ایف اے یا انٹرنس کو ہی علم سمجھتا ہے۔ کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قاعدہ بھی علم ہے۔ اور دوسرے مدارج بھی علم ہیں اور آخری مدارج اسی وقت طے ہو سکتے ہیں۔ جب پہلے درجے طے ہوں۔ لیکن جو شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گا وہ مایوس ہو جائے گا۔ اور علوم کے حاصل کرنے سے رہ جائے گا۔ ایک شخص جو نشانہ لگانے والے کو دیکھتا ہو اور عین موقعہ پر مارنا ہی نشانہ سمجھتا ہے۔ جب وہ ابتداءً بندوق اٹھائے گا۔ تو صحیح اور اعلیٰ درجہ کا نشانہ نہیں لگا سکیگا۔ اسلئے مایوس ہو کر آیندہ بندوق چلانا چھوڑ دیگا لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ بندوق کا اٹھانا بھی ایک علم ہے۔ اور شست لگانا بھی ایک علم۔ لیکن اگر وہ یہ جانتا ہوگا۔ کہ بندوق چلانا بھی ایک علم ہے۔ جو درجہ بدرجہ آتا ہے۔ تو پھر اگر اس کی گولی اس سمت کو جاتی ہے۔ جدھر چلائی گئی ہے۔ تو اس کے لئے کوئی مایوسی کی بات نہیں۔ کیونکہ وہ ترقی اور کمال پر پہنچنے کے قریب ہو رہا ہے۔

تعلق باللہ کے مدارج

پس بہت سے لوگ مقصد حاصل کرنے سے محروم اس لئے رہتے ہیں۔ کہ وہ بڑے درجے کو آگے رکھتے ہیں۔ اور پھر اس کو ناممکن خیال کر کے مایوس ہو جاتے ہیں۔ چونکہ چھوٹے درجے ان کی نظر میں نہیں آتے۔ اسلئے وہ رہ جاتے ہیں۔ اس وقت جو مضمون میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ خدا کی یاد کرنا اور تعلق باللہ ہے۔ ہر مومن کا دل چاہتا ہے۔ کہ خدا کو دیکھے۔ اور اس کو خدا کی ملاقات حاصل ہو۔ لیکن وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کو خدا کی ملاقات حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس سے مایوس ہوتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ علم وسیع ہے۔ کسی خاص درجہ کا نام ہی علم نہیں۔ بلکہ ابجد سے لیکر ایم اے کی ڈگری اور اس کے آگے تک علم چلا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کا تعلق بھی مراتب و درجات رکھتا ہے۔ خدا ایک نقطہ کی مانند نہیں۔ بلکہ وہ ایک وسیع دائرہ کی مانند ہے۔ جس کے کسی حصہ تک رسائی بھی خدا سے تعلق کہلائیگا۔ اور جوں جوں بڑھتا جائیگا۔ تعلق بھی بڑھتا جائے گا۔ اگر یہ ترقی نہ ہوتی۔ تو ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعاؤں کی ضرورت نہ ہوتی۔ تعلق باللہ میں اب بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ترقی کر رہے ہیں۔ پس جس طرح خدا کی انتہا نہیں۔ اسی طرح کسی شخص کا خدا سے ایسا تعلق نہیں ہو سکتا۔ جس کے آگے گنجائش نہ ہو۔ جس طرح ظاہری تعلیم میں مدارج ہیں۔ اور جوں جوں ان مدارج کو انسان طے کرتا چلا جائے۔ علم میں بڑا درجہ پاتا جاتا ہے اسی طرح تعلق باللہ کے متعلق بھی مدارج ہیں۔ جس قدر کوئی مدارج طے کرتا چلا جائیگا۔ بڑا رتبہ پاتا جائیگا۔ لیکن جو ایک بڑی حد کو سامنے رکھتے ہیں۔ اور پچھلی حدوں کو چھوڑتے ہیں۔ وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

تھوڑے سے تھوڑا تعلق باللہ

جس شخص کو تھوڑے سے تھوڑا تعلق بھی اللہ سے ہے۔ وہ تعلق باللہ کہلا سکتا۔ اور اسی سے بڑھتے بڑھتے ترقی ہو سکتی ہے۔ ہوشیار بڑھئی جس وقت لکڑی پھاڑنے لگتا ہے۔ تو وہ لوہے کا پتلا حصہ اس میں گاڑتا

شروع کرتا ہے۔ اور جوں جوں اسپر ہتوڑا پڑتا جاتا ہے، اسی قدر موٹا حصہ لکڑی میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس لکڑی کو پھاڑ ڈالتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کے دل میں یہ بات ہو۔ کہ وہ سمجھے۔ اُسے خدا سے محبت ہے، اور وہ چاہتا ہے۔ کہ خدا کے قرب کی کوشش کرے۔ تو اس کو ایک حد تک تعلق باللہ حاصل ہے جس طرح لکڑی میں لوہا گڑ جاتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس کے دل میں خدا کی محبت کا ٹکڑا گڑ جاتی ہے۔ وہ محبت ان تمام روکوں کو جو اسکے رستہ میں ہوتی ہیں۔ دُور کرتی چلی جاتی ہے۔

ہر وقت خدا کی حضوری

لیکن جو لوگ تعلق باللہ ایکو کہتے ہیں۔ کہ خدا ہر وقت سامنے رہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ بھی تعلق باللہ کے بڑے درجوں میں سے ایک درجہ ہے۔ مگر اسکے یہ معنے نہیں۔ کہ اگر یہ نہ ہو۔ تو ابتدائی درجات کو چھوڑ دیا جائے اگر کوئی ایسا کرتا ہے۔ تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ جب حضرت صاحب روٹی کھاتے۔ تو ایسا معلوم ہوتا۔ کہ آپ کسی اور ہی خیال میں ہیں۔ چھوٹا سا روٹی کا ٹکڑا توڑ کر اس کو انگلیوں میں ملتے جاتے اور ریزہ ریزہ کرتے جاتے ایسا معلوم ہوتا۔ کہ آپ نہیں بلکہ آپ کی انگلیاں کھا رہی ہیں اور چھوٹا سا ٹکڑا منہ میں ڈالتے۔ اسوقت آپ کی زبان پر اکثر آہستہ آہستہ جس میں ہونٹ ہلتے ہوئے نظر آتے۔ اور کبھی ذرا بلند آواز میں سبحان اللہ سبحان اللہ ہوتا۔ جس کو آپ کے پاس بیٹھنے والا ہی سنتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ وہ خواہ کسی کام میں ہوں۔ خدا کی طرف ان کی نظر ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی کا ذکر سنایا کرتے تھے۔ ان کے ایک مرید مولوی غلام علی صاحب بٹالوی تھے مرزا مظہر جان جاناں کے لئے ایک دن لڈو لائے۔ اور انہوں نے مولوی غلام علی کو دے دیئے جنہیں انہوں نے کھا لیا۔ کچھ دیر بعد ان سے دریافت کیا کہ لڈو کہاں ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کھا لئے۔ آپ حیران ہوئے کہ ہیں کھا لئے۔ انہوں نے کہا ہاں کھا لئے۔ کہا دونوں۔ کہا ہاں۔ اسپر آپ جب بہت حیران ہوئے۔ تو انہوں نے کہا کہ کس طرح کھانے چاہئیے تھے۔ فرمایا کبھی دن بتائینگے۔ اتفاق سے ایک دن پھر لڈو آئے۔ تو ایک لڈو کا چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر خدا تعالےٰ کی تعریف شروع کر دی۔ کہ خدا کیسا مہربان ہے۔ کہ اس نے مظہر جان جاناں کے لئے اتنا سامان کیا۔ اس لڈو میں میٹھا ہے۔ میدہ ہے۔ وہ کہاں سے آیا۔ اور کتنے آدمیوں نے بنایا۔ خدا نے میرے لئے کتنے آدمیوں کو کام میں لگایا۔ اسی طرح خدا کی نعمتوں کا اتنا ذکر کیا۔ کہ ظہر سے عصر کا وقت ہو گیا اور اذان سُنکر کہا۔ چلو نماز پڑھیں۔ یہ جو کچھ انہوں نے کیا سکھانے کے لئے کیا کہ خدا کی نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے خدا کے احسانات کو فراموش نہیں کرنا چاہئیے۔ اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو دنیا کے کاموں میں نظر آتے ہیں مگر خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ مگر یہ درجات اسی وقت حاصل ہوتے ہیں۔ جب رُوحانیت کی ابجد پڑھی جائے۔

تعلق باللہ کا قاعدہ

غرض تعلق باللہ کا پہلا قدم یہ ہے، کہ انسان محسوس کرے کہ مجھے اللہ سے پیار ہے مجھے اللہ تعالیٰ مل جائے۔ جب اسکی یہ حالت ہو تو گویا اس نے روحانیت کی ابجد پڑھ لی۔ دوسرا قدم وہ قاعدہ ہے کہ اگر اسکی پابندی کرے۔ تو اس کے لئے کامیابی کے رستے کھلتے ہیں۔ اور یہ گویا وہ حالت ہے۔ کہ جب ابجد پڑھنے کے بعد حروف ملا کر الفاظ پڑھنے آتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ تعلق باللہ میں جب اللہ کے مقابلہ میں خواہ کوئی بڑی سے بڑی چیز بھی آجائے۔ تو خدا کے مقابلہ میں اسکو قربان کر دے۔ تجارت ہو۔ زراعت ہو۔ اولاد ہو۔ حکومت ہو۔ عزت ہو۔ جاہ و حشمت ہو۔ علوم ہوں غرض کہ کوئی چیز ہو۔ اگر خدا کے نام کے آگے آجائے تو قربان کر دینے کا تہیہ ہو۔

غرض پہلا درجہ خدا کی محبت کا احساس ہے، اور دوسرا دنیا کی ہر ایک بڑی سے بڑی چیز کا اسکے لئے قربان کرنے کے لئے آمادگی اور اس کا ثبوت۔ اسوقت گویا یہ خدا کی محبت میں دم بدم ترقی پر ہوگا۔ اگر اللہ چاہے تو کوئی چیز اس کے لئے روک نہیں ہو سکتی۔

اس سبق کو یاد رکھو اور مایوسی سے بچو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو مایوسی سے بچائے۔ اور ترقی اور کامیابی کی طرف چلائے۔

ولایت جانے والوں کیلئے یاد رکھنے کی باتیں

(از مسٹر محمد احمد ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء سکندر آباد)

جو لوگ ولایت جاتے ہیں۔ وہ انگریزوں کے رسم و رواج سے ناواقفیت کی وجہ سے اکثر غلطیاں کرتے ہیں۔ جن سے انکو بعض دفعہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ پس انکو چند نصیحتیں کی جاتی ہیں۔

۱۔ بازاروں یا مکانوں یا سرکاری عمارتوں میں نہ تھوکیں نہ ہی گلے سے شور کے ساتھ تھوک خارج کرنے کی آواز نکالیں یہ وہاں برا سمجھا جاتا ہے۔ نیز جگہ جگہ تھوکنا دوسروں کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ جب وہ تھوک خشک ہو کر ہوا میں اُڑیگا تو سانس کے ذریعہ دوسروں کے پھیپھڑوں میں جاکر جو بیماری آپ کو ہو۔ اُن کو بھی کر دیگا۔

۲۔ لوگوں سے ذاتی سوالات نہ پوچھیں۔ وہاں لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ کوئی ان کے معاملات میں دخل دے۔ ہندوستان کے لوگوں کی عادت ہے۔ کہ فضول اور واہیات سوالات صرف وقت کاٹنے کے خیال سے پوچھتے ہیں۔ آپ کا باپ کیا کرتا ہے۔ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ آپ کی کتنی آمدنی ہے۔ یا آپ کی ٹوپی کی کیا قیمت ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ انگریز ان باتوں کو نہایت ناپسند کرتے ہیں۔

۳۔ کھاتے وقت منہ سے کسی قسم کی آواز نہ نکلنے دیں۔ بغیر آواز کے کھانا کھائیں۔ خواہ پاپڑ ہی کھا رہے ہوں۔ اور اس طرح سے کھاؤ کہ آواز نہ نکلے۔ اور کھاتے وقت منہ بند رکھو تاکہ دوسروں کو تمہارے منہ کے اندر کھانا دکھائی نہ دے۔ صرف منہ میں لقمہ ڈالنے کے وقت منہ کھولو۔ چباتے وقت منہ بند رکھو۔ کھلے منہ کھانا یا کھاتے وقت آواز نکالنا یا پھونکیں مار کر زبان سے سی سی کرتے ہوئے چائے پینا نہایت بُرا سمجھا جاتا ہے۔ اور ایسے شخص کو کوئی دوبارہ ضیافت پر نہیں بُلاتا۔ چائے کو چمچے سے ہلا کر ٹھنڈا کر لو۔ لیکن چمچے سے مت پیو۔ پیالے کو منہ لگا کر پیو۔ نہ ہی رکابی میں ڈالکر پیو۔ رکابی کو میز پر رکھا رہنے دو۔

۴۔ ڈکار ہرگز مت لو۔ بجائے اس کے کہ کوئی انگریز اپنے آپ کو ڈکار آنے دے۔ وہ اپنا گلا گھونٹ لیگا۔ ہندوستانی ڈکار لینا برا نہیں سمجھتے۔ مگر ولایت میں اگر آپ کو کوئی ڈکار

لیتے سُنے۔ تو اس کو آپ سے سخت نفرت ہو جائیگی آہستہ آہستہ ڈکار لینے کو روکنے کی عادت ڈالیں۔

۵- کبھی پیشاب یا پاخانہ کا ذکر نہ کریں۔ اگر آپ کو حاجت ہو۔ تو چپکے سے اُٹھ کر چلے جائیں۔ ایسا ذکر کرنا گویا ہمیشہ کے لئے اپنا نام سوسائیٹی (برادری) سے کٹوانا ہے۔

۶- عورتوں کے سامنے کبھی ایسے الفاظ مثلاً رنڈی یا زنا نہ استعمال کریں۔ حتیٰ کہ لفظ ختنہ تک کا استعمال کرنا بُرا سمجھا جاتا ہے ؂

۷- جب کوئی واقف عورت نظر آئے۔ تو سر پر سے ٹوپی اُٹھا لیں۔ وہاں سلام کرنے کا یہی دستور ہے۔ لیکن مرد دوست کو سلام کرنے کے لئے ٹوپی نہ اُتاریں۔ صرف ہاتھ کو سر کی طرف حرکت دیکر سلام کریں ؂

۸- سیڑھیوں پر اُوپر چڑھتے ہوئے نیز گاڑی میں چڑھتے ہوئے پہلے لیڈیوں کو آگے چڑھنے دیں۔ ان کے بعد آپ چڑھیں۔ لیکن نیچے اترتے ہوئے پہلے خود اُتریں۔ اور ان کو اپنے پیچھے آنے دیں۔ تیز گاڑی میں پہلے عورت کی مدد چڑھنے میں کرنے کے بعد آپ چڑھیں لیکن اُترتے وقت پہلے آپ اُتر کر پھر اس کی اُترنے میں مدد کریں۔

۹- میز پر کھانا کھاتے وقت کسی چیز کو ہاتھ مت لگائیں۔ جو چیز اٹھانی ہو۔ اسکو چمچہ یا کانٹے سے لیں۔ روٹی کا ٹکڑا کانٹے سے لیں۔ نمک چھوٹے سے نمک کے چمچے سے اپنی رکابی میں رکھ لیں۔ اور اس کو چھری سے گوشت وغیرہ کے ساتھ لگا کر کھائیں۔ انگلیوں سے نہ چھڑکیں +

۱۰- اگر کوئی چیز میز پر ذرا سی دُور رکھی ہو۔ تو اُٹھ کر یا جھک کر نہ لیں۔ پاس بیٹھنے والے کو کہیں۔ کہ وہ اسکو آپکی طرف کر دے۔

۱۱- باغ وغیرہ میں اگر کوئی مرد عورت بیٹھے ہوں۔ تو انکی طرف گھُور کر نہ دیکھیں +

۱۲- مکان میں نہاتے وقت ایسی احتیاط کرنی چاہیئے کہ پانی ٹب سے باہر فرش پر نہ گر پڑے۔ بعض ہندوستانی ٹب میں بیٹھ کر بھینس کی طرح چھینٹیں اڑاتے ہیں۔ جس سے مکان کی مالکہ انکو گھر سے نکال دیتی ہے۔ اسی طرح پاخانے میں حاجت کے بعد زنجیر کھینچ دیں تاکہ پانی کے بہنے سے وہ صاف ہو جائے۔ بغیر زنجیر کھینچے کے اُٹھ آنا نہایت معیوب سمجھا جاتا ہے ؂

۱۳- کبھی عورت سے سختی سے بات نہ کریں۔ بلکہ ادب سے عزت سے پیش آئیں۔ کیونکہ یورپ میں عورتوں کی بہت عزت ہے۔ اور حضرت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی عورتوں کی بہت عزت کرتے تھے۔ بیوقوفی سے یورپ کے لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام عورت کو کُتے بلی سے زیادہ رتبہ نہیں دیتا۔ پس ہمیں اپنے اعمال سے ثابت کر دینا چاہئیے۔ کہ ہم عورتوں کی عزت کرتے ہیں ؂

۱۴- جب کسی سے ملنے کا وعدہ ہو تو وقت پر پہنچیں۔ وہاں لوگ پابندئ وقت کے عادی ہیں۔

۱۵- دوکانداروں سے سودا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ہر چیز کی قیمت مقرر ہوتی ہے۔

۱۶- نہ تو کسی کی خوشامد کریں۔ نہ کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی۔ کیونکہ ایسا کرنا وہاں نہایت بُرا سمجھا جاتا ہے ؂

۱۷- اپنے کپڑوں نیز اپنے کمرے کو صاف رکھیں۔ اور بازاروں میں چیزیں نہ پھینکیں۔ مثلاً ردی یا پھلوں کے چھلکے ان چیزوں کے لئے جو جگہ مقرر ہوتی ہیں۔ صرف وہاں ہی پھینکیں۔

۱۸- تبلیغ کا کام کرنے والوں کو چاہیئے کہ تقریر کے ہنر کو خوب اچھی طرح سیکھ لیں۔ لنڈن میں ہیرلڈ لیگ نے علم تقریر پر بہت عمدہ بارہ سبق چھپوائے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان نہایت خوبصورتی سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا سیکھ جاتا ہے۔ ان بارہ سبقوں کا مجموعہ اس پتہ سے مل سکتا ہے

Secretary Herald League
2. Carmelite Street,
London. E.C. 4. England

قیمت معہ محصول ڈاک ساڑھے تین شلنگ ہے۔ جو ہندوستانی دوست اس کو خریدنا چاہیں۔ وہ ڈاکخانہ سے ساڑھے تین شلنگ کا پوسٹل آرڈر خرید کر بھیج سکتے ہیں۔

۱۹- ہر روز اخبار پڑھتے رہیں تاکہ معلومات وسیع ہوتے رہیں۔ اخبار مانگ کر پڑھنا بہت بُرا سمجھا جاتا ہے۔ پس یا تو خرید لیں یا لائیبریری میں جا کر پڑھ آئیں۔

۲۰- اگر ریل گاڑی میں کوئی عورت آئے اور اسکے لئے جگہ نہ ہو۔ تو خود کھڑے ہو جائیں۔ اور اپنی جگہ اسے دیدیں +

۲۱- جس بات کی بابت اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ کرنی چاہیئے یا نہیں وہ کسی مرد دوست سے علیحدگی میں دریافت کر لیں ؂

مولوی ثناءاللہ کے نام خط

مولوی ثناءاللہ صاحب بعد از سلام سنت خیر الانام عرض ہے۔ کہ کیا آپ نے اپنی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب کے متعلق یہ لکھا ہے "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسکو قبول کر سکتا ہے۔ آپ اس دعوی میں کہ مفسد۔ کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو۔ من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدًا پ۱۶ ع ۸ انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما پ۴۔ ویمدھم فی طغیانھم یعمھون پ۱ بل متعنا ھٰؤلاء واٰباءھم حتی طال علیھم العمر پ۱۷ وغیرہ آیات تمہاری اس دلیل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو۔ جن کے معنے یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کرلیں پھر تم کیسے منگھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو لمبی عمریں نہیں ملتیں۔" اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

دیگر عرض ہے کہ کیا محمد دین انجہانی نے کوئی اشتہار بعنوان "مہر کرشن قادیانی کی نرالی چال" دیا تھا جس کا یہ مضمون ہے۔ کہ یہ بات کرشن جی ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جھوٹا سچے سے پہلے ہلاک ہوا کرتا ہے اسمیں کرشن جی نے آنحضرتؐ کی ذات والا صفات پر کیا حملہ کیا ہے۔ اس بھلے مانس کو معلوم نہیں کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا اور مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ گفتگو کرنے کو بھی آیا تھا۔ مگر اسکی زندگی میں آنحضرتؐ فداہ روحی کا انتقال ہوا۔ اور مسیلمہ کذاب زندہ رہا۔ بتاؤ اب تمہارے خیال کے مطابق مسیلمہ کذاب جو آنحضرتؐ کے بعد زندہ رہا۔ سچا ہی ہوا تو آنحضرتؐ کیا ہوئے۔ مطبوعہ اہل حدیث پریس امرتسر۔ بلا تاریخ۔

ہم لوگ بڑے ادب اور انکسار سے خدا کے نام کا واسطہ ڈالکر اور نیز تمام انبیاء علیہم السلام اور مقربین الٰہی کا واسطہ ڈالکر آپ سے استفسار کرتے ہیں کہ کیا آپنے اخبار اہلحدیث مذکورہ میں مضمون مرقومہ بالا لکھا ہے یا نہیں۔ اگر لکھا ہے تو اس مضمون کا صحیح مفہوم ہم لوگوں پر ظاہر کیا جاوے۔ جو احمدیوں کے جواب میں ہمارے کام آوے۔ اگر آپ جواب نہ دینگے۔ تو ہمیں سخت مشکلات کا

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۰ء سے شروع ہوتا ہے۔ مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رہنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنے والوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے ÷ (ایڈیٹر)

بقیہ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۰ء

۶۳۸ حیات بی بی ضلع سیالکوٹ
۶۳۹ طالع بی بی 〃 〃
۶۴۰ ریشم بی بی 〃 〃
۶۴۱ برکت بی بی 〃 〃
۶۴۲ حسن بی بی 〃 〃
۶۴۳ فضل بی بی 〃 〃
۶۴۴ نواب بی بی 〃 〃
۶۴۵ محمد بی بی 〃 〃
۶۴۶ احمد دین صاحب 〃
۶۴۷ ابراہیم صاحب ضلع 〃
۶۴۸ اللہ رکھا 〃 گجرات
۶۴۹ اللہ دتا 〃 〃
۶۵۰ غلام محمد صاحب ضلع گجرات
۶۵۱ بہاء اللہ 〃 〃 〃
۶۵۲ شکر دین 〃 〃 سیالکوٹ
۶۵۳ میاں محمد 〃 〃 〃
۶۵۴ عبد الکریم 〃 〃 گوجرانوالہ
۶۵۵ عبد الحمید 〃 〃 ہوشیارپور
۶۵۶ سلطان احمد 〃 〃 سیالکوٹ
۶۵۷ 〃 〃 〃 〃
۶۵۸ جمال الدین 〃
۶۵۹ انعام الدین 〃 لائلپور
۶۶۰ غلام محمد 〃 لاہور

ماہ مئی ۱۹۲۰ء

۶۶۱ اللہ یار خاں صاحب ضلع ملتان
۶۶۲ اہلیہ صاحبہ احمد دین 〃 سیالکوٹ
۶۶۳ نذیر احمد صاحب 〃 〃
۶۶۴ خدا بخش 〃 〃 〃
۶۶۵ گلاب دین 〃 〃 〃
۶۶۶ محمد یوسف 〃 〃 اٹک
۶۶۷ [illegible] 〃 ریاست پٹیالہ
۶۶۸ شیخ سراج دین صاحب ریاست پٹیالہ
۶۶۹ چوہدری سردار 〃 ضلع منٹگمری
۶۷۰ 〃 نبی بخش 〃 〃 شیخوپورہ
۶۷۱ اللہ لوک صاحب 〃 〃
۶۷۲ اللہ بخش 〃 〃 〃
۶۷۳ بہادر خاں 〃 〃 ضلع جھنگ
۶۷۴ محمود الدین 〃 احمد نگر دکن
۶۷۵ مہر بودی صاحب ضلع شیخوپورہ
۶۷۶ ستر دین صاحب 〃 〃
۶۷۷ حسین بخش 〃 〃 〃
۶۷۸ اہلیہ صاحبہ احمد دین 〃 گوجرانوالہ
۶۷۹ بھولا صاحب 〃 لائلپور
۶۸۰ سراج الدین 〃 〃 سیالکوٹ
۶۸۱ محمد حسین 〃 〃 شیخوپورہ
۶۸۲ سیدہ آمنہ بی بی 〃 جالندھر
۶۸۳ سید جعفر علی صاحب 〃 ڈیرہ دون
۶۸۴ امام الدین 〃 〃 گوجرانوالہ
۶۸۵ فقیر محمد 〃 〃 ہوشیارپور
۶۸۶ علی محمد 〃 〃 فیروزپور
۶۸۷ عبد الرحمن خاں صاحب 〃 ڈیرہ غازیخاں
۶۸۸ والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شفیع ضلع شاہپور
۶۸۹ حسن احمد صاحب قریشی مدراس
۶۹۰ اہلیہ صاحبہ حکیم عبد الباری ضلع مونگھیر
۶۹۱ سید حیدر شاہ صاحب ضلع راولپنڈی
۶۹۲ قادر بخش صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۶۹۳ احمد بخش 〃 ضلع کرنال
۶۹۴ ذاکر حسین 〃 〃 〃
۶۹۵ سماۃ بیتی 〃 〃
۶۹۶ اہلیہ صاحب شیخ محمد اسمٰعیل ضلع پانی پت
۶۹۷ ٹی۔ پوسر صاحب کولمبو
۶۹۸ محمد ابو صالح 〃 〃
۶۹۹ کرم بی بی ضلع گورداسپور
۷۰۰ برکت بی بی 〃 〃
۷۰۱ رحمت بی بی 〃 〃
۷۰۲ فتح بی بی 〃 〃 〃
۷۰۳ گوہر بی بی 〃 〃
۷۰۴ بیگم بی بی ضلع گورداسپور
۷۰۵ فتح بی بی 〃 〃 〃
۷۰۶ عبد الحمید صاحب 〃 شملہ
۷۰۷ میاں عبد الاحد خاں صاحب بلیسر
۷۰۸ بنت غلام محی الدین گورداسپور
۷۰۹ عنایت علی صاحب در بھنگہ بنگال
۷۱۰ میاں جان 〃 〃 〃
۷۱۱ سید محمد 〃 پرشیا
۷۱۲ خیر الدین 〃 ضلع گورداسپور
۷۱۳ ہدایت بیگ 〃 بصرہ
۷۱۴ عبد اللطیف 〃 سیلون
۷۱۵ محمد حاجی 〃 نیروبی
۷۱۶ احمد حاجی 〃 〃
۷۱۷ ہمشیرہ صاحبہ رحمت علی ضلع ہوشیارپور
۷۱۸ عطا محمد شاہ صاحب 〃 〃
۷۱۹ پی۔ کے۔ لائی صاحب کولمبو
۷۲۰ سید مرتضیٰ صاحب سیہور بھوپال
۷۲۱ حسینا صاحب ضلع شیخوپورہ
۷۲۲ رحم بی بی 〃 〃 〃
۷۲۳ ابراہیم صاحب 〃 〃 〃
۷۲۴ نواب بیگم 〃 〃
۷۲۵ غلام فاطمہ 〃 〃
۷۲۶ صدر الدین صاحب 〃 〃
۷۲۷ حسین بی بی 〃 〃
۷۲۸ فضل بی بی 〃 〃
۷۲۹ چوہدری حاکم صاحب 〃 〃
۷۳۰ اہلیہ حاکم 〃 〃 〃
۷۳۱ امام دین 〃 〃 〃
۷۳۲ عائشہ بی بی 〃 〃
۷۳۳ پوری 〃 〃
۷۳۴ نور بیگم 〃 〃

ماہ جون ۱۹۲۰ء

۷۳۵ خفیر محمد صاحب ضلع منٹگمری
۷۳۶ آمنہ بی بی ضلع سیالکوٹ
۷۳۷ سردار خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۳۸ اللہ دتہ 〃 〃 〃
۷۳۹ نیر ولی کشمیر
۷۴۰ والدہ جمال الدین ضلع سیالکوٹ
۷۴۱ عزیز الدین صاحب 〃
۷۴۲ مائی بخت وڈی 〃 ڈیرہ غازیخاں
۷۴۳ مولوی محمد بخش صاحب 〃 شاہپور
۷۴۴ ابراہیم صاحب 〃 گجرات
۷۴۵ عبد اللہ 〃 〃 〃
۷۴۶ احمد الدین 〃 〃 شیخوپورہ
۷۴۷ اللہ دتا 〃
۷۴۸ منشی بدر الدین 〃 شاہپور
۷۴۹ والدہ صاحبہ ظفر حق خاں صاحب ضلع گورداسپور
۷۵۰ خدا بخش صاحب ولد رحیم بخش ضلع سیالکوٹ
۷۵۱ خدا بخش صاحب ولد چوہدری جیون 〃
۷۵۲ عبد اللہ صاحب ضلع 〃
۷۵۳ شاہ محمد 〃 〃 〃
۷۵۴ فضل 〃 〃 〃
۷۵۵ غلام محمد 〃 ہوشیارپور
۷۵۶ محفوظ الحسن 〃 ریاست پٹیالہ
۷۵۷ والدہ صاحبہ محفوظ الحسن 〃
۷۵۸ غلام فاطمہ کپورتھلہ
۷۵۹ والدہ غلام فاطمہ 〃
۷۶۰ والدہ اللہ بخش ضلع سیالکوٹ
۷۶۱ غلام محمد صاحب پٹیالہ
۷۶۲ اہلیہ امام علی خاں ضلع راولپنڈی
۷۶۳ محمد صاحب سری نگر
۷۶۴ کولو 〃 〃
۷۶۵ سید باقر علی شاہ صاحب کشمیر
۷۶۶ رسائیدار غلام محمد خاں ضلع جہلم
۷۶۷ برکت علی صاحب ضلع شیخوپورہ
۷۶۸ اللہ دتا صاحب ضلع شیخوپورہ
۷۶۹ ملک راجونی خاں صاحب ضلع جہلم
۷۷۰ امیر اکدل صاحب سری نگر
۷۷۱ بوٹا صاحب ضلع گجرات
۷۷۲ خورشید احمد 〃 سیالکوٹ
۷۷۳ کرم دین 〃 پٹیالہ
۷۷۴ عبد الکریم 〃 〃
۷۷۵ منشی رحمت علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۷۶ جنت بی بی زوجہ شمس الدین ضلع سیالکوٹ
۷۷۷ محمد نواب دین صاحب ضلع منٹگمری
۷۷۸ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۷۷۹ محمد بخش صاحب کپورتھلہ
۷۸۰ چوہدری علی گوہر 〃 ضلع منٹگمری
۷۸۱ چوہدری حسین 〃 〃 〃
۷۸۲ 〃 کیہڑا 〃 〃 〃
۷۸۳ 〃 رکھا 〃 〃 〃
۷۸۴ سماۃ نور بھری 〃 〃
۷۸۵ 〃 رسول بی بی 〃 〃
۷۸۶ 〃 نواب بی بی 〃 〃
۷۸۷ مستری نواب دین صاحب 〃 〃
۷۸۸ سماۃ رحم بی بی 〃 〃
۷۸۹ منشی نذیر احمد صاحب ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۷۹۰ منشی لعل خاں صاحب 〃 گوجرانوالہ
۷۹۱ محمد اسمٰعیل 〃 سیلون
۷۹۲ احمد صاحب 〃
۷۹۳ عبد الرحیم صاحب 〃
۷۹۴ سکندر خاں 〃 ضلع ڈیرہ غازیخاں
۷۹۵ ممتاز علی صاحب ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۷۹۶ غلام غوث 〃 〃 غازیخاں
۷۹۷ اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
۷۹۸ فرزند 〃 〃 〃 〃 〃
۷۹۹ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۰۰ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

(باقی آئندہ)

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں قابل فروخت سکنی زمین

(۱) تالاب ہنود کے پاس والی زمین جس کا اشتہار الفضل میں نکلتا رہا ہے۔ اب ختم ہو چکی ہے۔ کم از کم اب وہاں بڑی سڑکوں کے اوپر کے ٹکڑے سب نکل چکے ہیں۔ گو اندرون محلہ کوچوں پر شاید کچھ گنجائش نکل سکے۔ نرخ پندرہ روپیہ فی مرلہ

(۲) محلہ دارالرحمت اور احمدیہ سٹور کے درمیان ابھی کافی جگہ قابل فروخت موجود ہے۔ اس کا نرخ قریب بعید کے لحاظ سے برلب سڑک کلاں تیس، پچیس اور بیس روپیہ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ کوچوں پر پچیس۔ بیس اور پندرہ روپیہ فی مرلہ۔

(۳) محلہ دارالرحمت میں اندرون محلہ زمین قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔

(۴) محلہ دارالفضل میں بھی اندرون محلہ زمین قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔

(۵) محلہ دارالفضل میں نواب محمد علی خاں صاحب کی کوٹھی کے سامنے برلب سڑک کلاں بھی زمین موجود ہے۔ یہ دس کنال کا کھیت ہے۔ جو بغیر راستہ چھوڑنے کے اکٹھا فروخت ہوگا۔ اور اسی واسطے اسکی قیمت نسبتاً کم ہے۔ یعنی دس روپیہ فی مرلہ۔

نوٹ۔ جو اصحاب زمین خریدنا چاہیں۔ وہ قیمت فوراً بھجوا دیں بعض اوقات انتظار میں موقع نکل جاتا ہے۔ اگر بعد میں ملاحظہ پر جگہ پسند خاطر نہ نکلے۔ تو قیمت واپس لی جا سکتی ہے۔ مگر ایک دفعہ جگہ دیکھ لینے کے بعد سودا فسخ نہیں ہو سکیگا ٭

ایک مرلہ پندرہ فٹ چوڑا اور پندرہ فٹ لمبا یعنی ۲۲۵ مربع فٹ ہوتا ہے۔ اور ایک کنال بیس مرلے کا ہوتا ہے اور ایک بیگھہ چار کنال کا ہوتا ہے۔ اور ایک گھماؤں دو بیگھہ کا ہوتا ہے۔ ایک عام اوسط درجہ مکان کے واسطے ایک کنال کافی زمین سمجھی جاتی ہے۔ مگر بڑے مکان کیلئے دو کنال سے کم نہ چاہیئے۔ اور جن اصحاب نے کھلا مکان بنانا ہو۔ اور ساتھ کچھ باغ وغیرہ لگانے کا ارادہ ہو۔ تو کم سے کم ایک بیگھہ بلکہ ایک گھماؤں ضروری ہے ٭

خاکسار

میرزا بشیر احمد۔ قادیان

پیتل کے بلا کمانیدار سروتے۔

پانی پت کا سروتہ بوجہ اپنی خوبصورتی کے عرصہ سے مشہور چلا آ رہا ہے۔ اس میں دھار کا لوہا نہایت پختہ اور چمکدار لگایا جاتا ہے۔ اور خاص کراپنی وضع و قطع و نقش و نگاری کے لحاظ سے تو شریف گھرانوں کیلئے ایک نہایت ہی عجیب اور کارآمد تحفہ بن گیا ہے۔ سے زیادہ تعریف لاحاصل ہے۔ خود منگا کر دیکھو اوروں کو دکھاؤ۔ سروتہ نمبر ۱ عہ سروتہ نمبر ۲ عہ۔ سروتی نمبر ۱ عہ۔ سروتی نمبر ۲۔ ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

المشتہر

شیخ محمد محی الدین منیجر سروتہ فیکٹری شہر پانی پت

گھڑیاں ہم سے منگواؤ

بفضلہ ہماری جماعت اب تجارت میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کرنے لگی۔ چنانچہ ہم نے براہ راست ہر قسم کی گھڑیوں کے منگانے اور بیوپارانہ فروخت کرنے کا نہایت عمدگی سے انتظام کر لیا ہے۔ جس صاحب کو کسی قسم کی بھی گھڑی کی ضرورت ہو ہم سے طلب فرما کر تجارت میں ہمیں اور کم قیمت پر خود کو فائدہ پہنچاویں ٭

المشتہر

سید عبد الکریم احمدی ایجنٹ ایلین واچ کمپنی

پورٹ آفس بکس ۲۵ عا کلکتہ

ست سلاجیت گلگتی

اعلیٰ خاص قادیان میں دو آنہ فی تولہ کے حساب دیدی جائیگی۔ خواہشمند احباب بہت جلد بنام

عبد الغنی احمدی

معرفت

منیجر الفضل

فرمائشیں بھیجیں۔

ثلث قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ آرڈر دو روپیہ سے کم نہ ہو۔

الخطبہ

ایک شخص نامی ولایت حسین صاحب باشندہ ضلع اناؤ۔ حال ملازم میونسپلٹی امرت سر۔ بمشاہرہ عسہ ماہوار۔ قوم شیخ عمر ۲۵ سالہ۔ نکاح کے خواہشمند ہیں۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ آدمی شریف معلوم ہوتے ہیں۔ جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں دفتر امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ ناظر امور عامہ

نرخنامہ اشتہارات

مدت	صفحہ	½ صفحہ	کالم	½ کالم	⅓ کالم	¼ کالم
ایک سال	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۶	۲۳
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۳
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دوبار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ جو دو صفحہ پر ہو۔ اس کی اجرت بالمقطع پانچ روپے۔ اور اس سے آگے فی دو صفحہ ہر سینکڑہ فی سطر ۲۰ر اجرت ایک بار کے لئے۔

اشتہاروں کے متعلق اور دیگر تمام انتظامی امور کے لئے۔ یعنی پرچہ کے اجراء یا بندش یا پہنچنے یا نہ پہنچنے کے بارے میں اس پتہ پر خط و کتابت ہو۔

منیجر الفضل قادیان گورداسپور (پنجاب)

ضرورت ہے

ایک ایسے انگریزی خواں احمدی کی جو تجارتی کاروبار سے خوب واقفیت رکھتا ہو۔ تجارتی ایجنسیوں سے خط و کتابت کر سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دیجائیگی درخواستیں جلد آئیں ٭

ناظر تالیف و اشاعت قادیان دارالامان

ممالکِ غیر کی خبریں

ترکوں کا حملہ بیکوز پر

لنڈن - ۷- جولائی - قسطنطنیہ - ترکی احرار کی فوجوں کے پیچھے ہٹ جانے سے چند روز تک امن وسکون طاری تھا - مگر اب بیکوز میں ترکی بیقاعدہ فوج کے نمودار ہونے سے باشندوں میں سخت اضطراب پھیلا ہے - ان باشندوں میں زیادہ تر یونانی تھے جنہوں نے بھاگ کر کشتیوں میں پناہ لی -

ترکی دستوں اور ایک پنجابی پلٹن نے ایک دوسرے پر خوب گولیاں چلائیں - پنجابیوں کا نقصان جان خفیف تھا تباہ کن جہازوں نے بھی حملہ آوروں پر گولے برسائے -

بروسا کا تخلیہ

لنڈن ۷- جولائی - ٹائمز کو قسطنطنیہ سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی احرار بروسا کو خالی کر رہے ہیں - جس کی طرف یونانی سرعت سے بڑھ رہے ہیں -

مصطفےٰ کمال پاشا کا اعلان جنگ

لنڈن ۸- جولائی قسطنطنیہ -

مصطفےٰ کمال پاشا نے اناطولیہ میں ایک وسیع پیمانے پر فوجی نقل و حرکت کا اعلان کردیا ہے - اور حکم دیا ہے - کہ تمام آدمی جو تندرست و توانا ہوں - بلا امتیاز مذہب جبری طور پر بھرتی کرلئے جائیں -

ترکی جواب پر غور وخوض

لنڈن - ۷- جولائی - سپا کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ کانفرنس نے آج صبح شرائطِ صلح کے متعلق ترکی جواب پر غور وخوض کیا - اور قرار دیا کہ صلحنامہ کی کسی بڑی شرط کو حکومت ٹرکی کی خواہش کے مطابق بدلنا ناممکن ہے -

مگر ماہرین کی ایک کمیٹی قائم کی گئی - جو فوجی حکام سے مشورہ کرکے جواب مرتب کریگی - اس جواب میں بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کا تذکرہ ہوگا جنپر ترکی یادداشت نے معقول طور پر اعتراض کیا ہے -

اس جواب کے پیش کرنے کے دس روز کے اندر صلحنامہ پر دستخط ضروری ہونگے ۔

مشرقی افریقہ کا الحاق

لنڈن ۷- جولائی - نیروبی بارود نے جو یہاں ۳- جولائی کو واپس آئے ہیں - مجلس وضع آئین میں بیان کیا کہ ایک حکمنامہ باجلاس کونسل مصدق ہوگیا ہے - جسکے رُو سے برطانی مشرقی افریقہ "نوآبادی کینیا" کے نام سے قلمرو برطانیہ میں ملحق کرلیا گیا ہے سلطان زنجبار کی ساحلی سلطنت کو پروٹیکٹوریٹ کا درجہ حاصل ہوگا - اور اس کا نام "کینیا پروٹیکٹوریٹ" رکھا جائیگا پچاس لاکھ پونڈ کے قرضہ کا انتظام ہورہا ہے - دیسیوں کے متعلق حکمت عملی بدستور سابق رہیگی - ہندوستانی مسئلہ کے متعلق ہنوز کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔

یہودیوں کی عالمگیر متحدہ کانفرنس

لنڈن - ۶- جولائی - یہودیوں کی عالمگیر کانفرنس آج شروع ہوئی - دو سو پچاس ڈیلیگیٹ موجود تھے - کانفرنس کے اصلی مقاصد فلسطین کو نوآبادی بنانے اور نقل وطن کیواسطے جلد نظام عمل تیار کرنا تھے ۔

ہندوستان کی خبریں

ولیعہد کو بایکاٹ کرنیکی تحریک

بمبئی ۸- جولائی مسٹر گاندھی نے اپنے اخبار "ینگ انڈیا" میں حضور ولیعہد کی نسبت لکھا ہے کہ موجودہ حالات میں بایکاٹ کردینگے - چونکہ شہنشاہیت یا سیاسیات سے بالاتر ہے اگر میرے اختیار میں ہوا - تو میں وزراء اور حکومت ہند کو یہ موقع نہ دونگا - کہ وہ ولیعہد کو اپنی سیاسی اغراض کے کام میں لائیں - آخر میں مسٹر گاندھی نے وزراء سے خطاب کرکے کہا کہ چونکہ ہمیں ولیعہد کا پُرجوش خیر مقدم کرنا ہے اسلئے خلافت اور پنجاب کے متعلق جو شکایات ہیں انھیں دُور کیا جائے - اور اگر ایسا نہ کیا گیا اور ولیعہد کو ہندوستان بھیجنے کی ضد کی گئی تو وہ عوام کے لئے ایسی بیڈھب صورت پیدا کرنے کے خود ذمہ دار ہونگے - کہ وہ ان کی سیاحت یا استقبال کو بایکاٹ کردیں ۔

ریلوے ہڑتالیوں کا ارادہ ہجرت

۷- جولائی کے ایک عام جلسہ میں جو ۹ بجے شب کو لاہور میں منعقد ہوا - منجملہ دیگر قراردادوں کے یہ بھی منظور کیا گیا کہ ہندوستان کو چھوڑ دینا چاہیئے - اور ہجرت اختیار کرنی چاہیئے - کیونکہ اس ملک میں ہڑتالیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاتا -

سو آدمیوں نے ہجرت کمیٹی میں اپنے نام لکھائے - اور دوسروں سے بھی توقع ہے - ہجرت اور پروانہ کے راہداری کا انتظام دفتر ہجرت دہلی کریگا -

سرکاری قرضہ

کلکتہ - ۸- جولائی - سرکاری قرضہ کے دس سالہ تمسکات کے لئے ۷- جولائی تک چھ کروڑ باسٹھ لاکھ دس ہزار دو سو کی درخواستیں موصول ہوئیں - اور پانچ فیصدی والے قرضہ میں بیس لاکھ چون ہزار پانچ سو روپے وصول ہوئے - جنگی تمسکات جو نیو ضمانت میں مبادلہ میں لئے گئے ہیں - ان کی مقدار دو کروڑ ۹۵ لاکھ ۱۳ ہزار سات سو پچاس ہے -

طوفان سے عظیم نقصان

بمبئی ۷- جولائی - کاٹھیاوار کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ پچھلے دنوں جو طوفان آیا تھا - اس سے صرف نگر دل کی ریاست میں تقریباً پانچ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے -

"مہاجرین" اور پولیس میں جھڑپ

پشاور اور جمرود کے درمیان کچا گڑھی ریلوے سٹیشن پر ۸- جولائی کو مہاجرین کے متعلق ایک افسوسناک حادثہ رونما ہوا جس کے متعلق حسب ذیل سرکاری اطلاع شایع ہوئی ہے - کہ مہاجرین کی ایک جماعت ٹرین میں سوار ہوکر جمرود کو جارہی تھی - فوجی پولیس کے دو برطانی سپاہیوں نے ان میں سے دو مہاجرین کو بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پایا - اسلامیہ کالج کے سٹیشن پر ان کے درمیان جھگڑا شروع ہوا - لیکن ٹرین کچا گڑھی کو چل دی - کوشش کیگئی کہ ان مہاجرین کو ٹرین سے اُتار دیا جائے - اسپر کوئی چالیس مہاجرین کے گروہ نے فوجی پولیس پر حملہ کردیا - ایک برطانی افسر بیچ بچاؤ کرنے لگا لیکن اسے ایک بیلچے کی ضرب سے سخت زخمی کردیا گیا - اسپر ہندوستانی فوج کے دستہ متعینہ کچا گڑھی نے دو یا تین گولیاں اس مہاجر پر چلائیں - جو برطانی افسر پر قاتلانہ حملہ کررہا تھا - ایک مہاجر قتل اور ایک زخمی ہوا - تین گرفتار کرلئے گئے - برطانی فوجی پولیس کے دونوں سپاہی زخمی ہوئے - مقتول مہاجر کی نعش پشاور بھیجدی گئی - اور ۹- جولائی کی صبح کو اس کی تدفین عمل میں آئی - اس واقعہ سے شہر پشاور میں سخت جوش و ہیجان پھیل رہا ہے - لیکن خلافت کمیٹی اور ہجرت کمیٹی کے اراکین عوام کو ضبط و سکون کی تلقین کررہے ہیں - ۹- جولائی کی صبح کو دوکانیں بند کردیگئی تھیں - تحقیقات شروع کردیگئی ہے ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)